سلاسل
میں بٹے ہوئے
سنی
کب ایک ہوں گے ؟

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

سلاسل

میں بٹے ہوئے

سنی

کب ایک ہوں گے؟

عبد مصطفی محمد صابر قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــــام:

سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے ؟

از قـــلـــــــــم:

عبد مصطفی محمد صابر قادری

سَنہ اشـــــــاعت:

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

FEBRUARY 2023

صـــفحات:

32

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	2
یہ کیسی تقسیم ہے ؟	5
ان اختلافات نے ہماری کمر توڑ ڈالی	5
مجرم کسے کہیں ؟	6
دنیادار علما	7
تنظیموں سے دین کا نقصان	12
دین مگر تنظیمی شکل میں، تنظیمی رنگ میں	13
سلاسل اور تنظیم	14
ایک اہم وضاحت	14
حالات پیر صاحبان	14
پیر صاحبان کے جذباتی بیانات	15
اکابرین نے دین کا کام کیسے کیا؟	17
پھر اسی کی ضرورت ہے	17

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے

عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے

گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

Sabiya Virtual Publication
Powered By Abde Mustafa Official

سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے ؟

یہ کیسی تقسیم ہے؟

سلاسل کے معنی تو جوڑنے کے ہیں پھر یہاں تقسیم کی بات کہاں سے آگئی؟ اگر ہم مانتے ہیں کہ یہ سلاسل اہل سنت "میں" ہیں تو پھر ہم بنٹے ہوئے کیوں ہیں؟ سلاسل کی وجہ سے اہل سنت کا بٹوارا ہو رہا ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ سلاسل کے نام پر من مانی ہو رہی ہے۔ اصولوں کو فراموش کر کے کام کیا جا رہا ہے، جبھی تو نتائج ایسے ہیں۔ کام ٹھیک سے کیا جاتا تو سنیوں کے درمیان اتحاد ہوتا مگر حال یہ ہے کہ "کام" بٹوارے کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ جس چیز سے اتحاد ہونا چاہیے تھا، اس سے انتشار ہو رہا ہے تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ آخر یہ کیسے ہو رہا ہے اور... آخر یہ کیسی تقسیم ہے؟

ان اختلافات نے ہماری کمر توڑ ڈالی

ایک تقسیم تو امت مسلمہ میں فرقوں کی شکل میں ہوئی۔ لوگوں نے اہل سنت کے بنیادی عقیدوں سے ہٹ کر عقیدے بنائے اور اس طرح کئی فرقے وجود میں آگئے۔ اس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ ان فرقوں نے اپنے باطل

نظریات کو خوب عام کرنا شروع کیا اور اس سے اہل سنت کے لیے جنگ کے کئی محاذ کھل گئے۔ یہ جنگیں جاری ہی تھیں کہ اب اہل سنت کے اندر سلاسل کے نام پر بٹوارا شروع ہو گیا! اہل سنت کو جو چیلنجز درپیش تھے وہی کم نہیں تھے کہ اب اندرونی معاملات میں لڑائی جھگڑوں کا آغاز ہو گیا۔ ان اختلافات نے ہماری کمر توڑ ڈالی ہے۔ ایک ایسی فضا قائم ہو گئی ہے کہ جدھر نظر کریں، ادھر مخالفت ہے۔ اگر کوئی بڑا کام ہو رہا ہوتا ہے تو ان اختلافات کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ اگر کام کسی طرح شروع بھی ہو جائے تو یہ آپس کی نفرتیں اسے تکمیل تک پہنچنے نہیں دیتی۔ ایک دوسرے سے لڑنے میں جو وقت برباد کیا جا رہا ہے وہ وقت واپس نہیں ملنے والا اور اسی وقت کا فائدہ اٹھانے والے، بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہم نے آپس میں یہ سلسلہ شروع کر کے غیروں کو موقع فراہم کیا ہے۔ ہمارے اندر کی یہ کمزوری ہمیں پستی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اب ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی ٹوٹی ہوئی کمر کو مزید ٹوٹنے سے بچائیں اور اسے تقویت پہنچانے کے لیے اخلاص کے ساتھ کام کریں۔

مجرم کسے کہیں؟

یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ آخر کون کون اہل سنت کو بانٹنے کے سنگین جرم میں

شامل ہے۔ جب ان کی پہچان ہوگی تبھی ان سے بچا جاسکتا ہے ورنہ ممکن ہے کہ ہم بھی مجرموں میں شامل ہو جائیں۔ مجرموں کی فہرست تو لمبی ہے لہذا ہم یہاں "بڑے مجرموں" کا ذکر کریں گے کہ انھوں نے ہی باقی چھوٹے مجرموں کو جنم دیا ہے۔ سب سے بڑے مجرم وہ ہیں جنھیں منصب ملا اور انھوں نے اس کا غلط استعمال کیا۔ ایک صاحب منصب کے ایسا کرنے سے بہت فرق پڑتا ہے۔ اس میں دنیادار علما، پیر صاحبان اور سیاسی قیادت کرنے والے افراد سب شامل ہیں۔ انھوں نے اپنے منصب پر ظلم کر کے اہل سنت کو علمی، فکری اور معاشی طور پر بھی کمزور کیا ہے۔

دنیادار علما:

ایک عالم لوگوں کے لیے مثال ہوتا ہے کہ جس کے طریقے کو اپنایا جائے لیکن اگر یہی خلاف شرع کام کریں گے تو کیا ہوگا؟ حقیقتاً دیکھا جائے تو یہ عالم ہوتے بھی نہیں، بس لوگوں کی نظروں میں عالم بنے پھرتے ہیں۔ ایسے دنیادار لوگوں کی وجہ سے اہل سنت میں بہت انتشار بڑھا ہے۔ یہ لوگ پہلی بات تو جاہل ہوتے ہیں اور اوپر سے انھیں ایسا منصب بھی دے دیا جاتا ہے کہ عوام انھی کی سنتی ہے اور ان کے مقابلے میں علماے کرام کی جلدی سنتی بھی نہیں۔

ہمارے مدارس کا حال بھی ایک الگ عنوان ہے۔ بس رسم ادا کی جا رہی ہے۔ فارغ التحصیل حضرات ہوں یا وہ جنھوں نے فراغت ملنے سے پہلے خود کو فارغ کر لیا، دونوں کا حال ایک جیسا نظر آ رہا ہے۔ اپنے نام کے ساتھ "علامہ، فہامہ" تو شوق سے لگاتے ہیں لیکن کسی کام کے نہیں ہیں، الٹا کام بڑھاتے ہیں اور اہل سنت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کی حقیقت بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایسوں کو اچھی طرح جان لیں اور ان سے دور ہو کر حقیقی علما کی طرف رجوع کریں اور جب ایسا ہو گا تو اتحاد یقینی ہوتا جائے گا۔ آج جو اختلافات اہل سنت کے مابین ایسی صورت اختیار کر چکے ہیں تو اس میں ایسے دنیادار علما کا بہت اہم کردار ہے۔ انھوں نے فقط اپنے فائدے کے لیے اور اپنی آرام کی زندگی کے لیے سنیوں کو آپس میں لڑایا ہے۔ ہم ایسے دنیادار علما کے بارے میں تھوڑا اور لکھیں گے تاکہ بات مزید واضح ہو سکے۔

مدارس سے فراغت حاصل کرنے والے کہیں نہ کہیں کسی دینی منصب پر فائز ہو جاتے ہیں لیکن اس کا حق ادا نہیں کر پاتے۔ مساجد میں امامت کرنے والے اکثر کا حال دیکھیں اور بتائیں کہ ایسے لوگوں کے ہوتے ہوئے بہتری کی کتنی امید کی جا سکتی ہے؟ انھیں ٹھیک سے نماز پڑھانی نہیں آتی، دوسرے علمی اور تحقیقی

مسائل تو بہت دور کی بات ہے۔ ایسے لوگ جمعہ جمعہ اور پھر محافل میلاد کے نام پر آئے دن تقریر کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور جن موضوعات پر کلام کرنے کی سخت ضرورت ہے، ان سے کوسوں دور اپنی دھن میں بیان کر کے کسی طرح وقت گزارتے ہیں اور زبردستی کی واہ واہی کے ساتھ پیسے لوٹ کر نکل لیتے ہیں۔ بیچاری قوم جو کہ علم کی پیاسی تو ہے لیکن ان کی پیاس بجھانے والے اپنی دنیا میں مگن ہیں۔ اب ایسی عوام کو جنھیں ہم نے کورا چھوڑ دیا ہے، وہ کب تک کورا رہے گا؟ کبھی بھی کوئی آکر اس پر کچھ بھی لکھ دے گا اور پھر بعد میں اس کا تدارک مشکل ہو گا۔ اگر خواص اور عوام کی یہ حالت ہوگی تو سلاسل کے نام پر ہی نہیں بلکہ کسی بھی نام کو آڑ بنا کر کوئی بھی اپنا مطلب پورا کر کے نکل جائے گا۔

مساجد کے ائمہ اگر اچھے ہوں اور اپنے علاقے کی ضرورت کو سمجھ کر کام کریں تو پھر کون ہے جو وہاں آکر سلاسل کے نام پر انتشار پھیلانے میں کامیاب ہو گا؟ اگر خطرے سے پہلے ہی آگاہ کر دیا جائے تو کئی لوگوں کو خطرے سے بچایا جا سکتا ہے لیکن یہ آگاہ کریں بھی تو کیسے، انھیں خود کی خبر نہیں ہے۔ ایک عالم تو فتنے کے آتے ہی اسے پہچان لیتا ہے اور جاہلوں کو تب پتا چلتا ہے جب وہ جا رہا ہوتا ہے۔ ایسے ہی نہ جانے کتنے فتنے آتے ہیں اور ہمارے سنیوں کو اپنے ساتھ لے جاتے

ہیں لیکن منصب پر فائز یہ حضرات وہی رٹا مارتے رہتے ہیں جو انھیں بارہ مہینے کے لیے سکھا دیا گیا ہے۔

اچھا یہ لوگ جہاں سے آئے ہیں ادھر چلتے ہیں یعنی مدارس اسلامیہ کہ جہاں علما تیار کیے جاتے ہیں، دستار اور سند دی جاتی ہے۔ جب ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ نظر آتا ہے کہ وہاں بھی کمیاں ہی کمیاں ہیں، کوتاہیاں اور لاپرواہی واضح نظر آتی ہیں۔ فقط سند دے دینا اور درس نظامی میں موجود کتابوں کو پڑھا دینا ہی مدارس کا کام نہیں ہے۔ مدارس میں افکار کی تعمیر ہونی چاہیے جو کہ اصل ہے۔ اگر افکار نہیں تو محض رٹی ہوئی کتابوں سے سالانہ امتحان میں ہی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے، اور اس سے آگے کچھ دکھائی بھی نہیں دے گا کیوں کہ افکار تو ایک رسم کو ادا کرنے تک ہی محدود رہ گئے۔ جب مدارس سے ایسے لوگ باہر آئیں گے عوام اہل سنت کی رہنمائی کرنے کے لیے تو کیا ہو گا؟ اس کا اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں کیوں کہ موجودہ حالات ہمارے سامنے ہیں۔ ایسی حالت میں سلاسل کے نام پر بٹوارا ہونے سے کون روکے گا؟ کیا یہ اہل منصب اس فریضے کو انجام دے پائیں گے؟ بالکل نہیں دے پائیں گے بلکہ اس بٹوارے میں جہالت کے سبب اپنا حصہ بھی شامل کر بیٹھیں گے۔ اسی طرح وہ پیر صاحبان اور سیاسی قائدین جن

کے افکار میں فقط دنیاداری ہے تو کیا وہ مسلمانوں کو ایسے بنٹنے سے بچا پائیں گے ؟ بلکہ الٹا وہ بھی اپنے فائدے کے لیے قوم کو اور بانٹ دیں گے۔ اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا سیاست میں آنے والے مسلمانوں کے کیا حالات ہیں اور وہ قوم کو کس قدر بانٹنے کا کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کے سب مجرم ہیں۔ ان کے جرموں کو گنواتے گنواتے عمر گزر جائے گی پر مکمل بیان نہ ہو پائے گا۔ آج جو حالات ایسے ہیں تو وہ یوں ہی نہیں، بہت غلطیاں ہوئی ہیں تو ان حالات کو ہم پہنچے ہیں۔ ان مجرموں میں ایک اور نام شامل ہے اور وہ ہے "تنظیموں کا"، جی ہاں، تنظیمیں بھی اس میں شامل ہیں۔

تنظیموں سے دین کا نقصان

ہم کچھ ایسی باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جن پر بہت کم لوگوں نے غور کیا ہو گا۔ سب یہ تو سمجھتے ہی ہیں کہ اہل سنت میں جو ہر دن دس بیس تنظیمیں بن رہی ہیں، ان سے سنیت کو فائدہ پہنچ رہا ہے لیکن ہم تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ تنظیموں نے دین کا کام کیا ہے لیکن پہلے تنظیم کا کام کیا ہے۔ اس جملے پر غور کریں۔ دین کا کام یا تنظیم کا کام؟ اگر دین کا کام ہی کرنا ہے تو کسی بھی تنظیم کے لیے کیا جا سکتا ہے لیکن "اپنی تنظیم" کا ہی کام کرنا کیسا دین کا کام ہے؟ کیا ہم غلط کہہ رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ ایک تنظیم سے جڑنے کے بعد بندہ اسی کا پابند ہو کر رہ جاتا ہے؟ کیا تنظیموں کو چلانے والے ایسے اصول نہیں بنا رہے ہیں کہ صرف ہماری تنظیم کے لیے اور ہمارے طریقے کے مطابق ہی کام کیا جائے ورنہ آپ اس تنظیم میں کام نہیں کر سکتے۔ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے بلکہ اختلافی مسائل میں بھی ان تنظیموں نے یہی رویہ اپنایا کہ جو بانی تنظیم کا موقف ہے وہی ہر رکن کا ہو ورنہ اس کی یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ جنھوں نے اختلاف کرنے کی کوشش کی انھیں دھکے دے کر نکالنے کا کام ان تنظیموں نے کیا ہے۔

دین مگر تنظیمی شکل میں، تنظیمی رنگ میں

ان تنظیموں نے دین کو تو پیش کیا اس میں کوئی شک نہیں لیکن ایک تنظیمی رنگ میں اور ایک تنظیمی شکل دے کر جس سے ایسا تاثر ملنے لگا کہ یہ ایک الگ گروہ ہے اور اس کے خلاف کرنے والے الگ اور اس الگ الگ کے چکر میں سب کچھ الگ ہونا شروع ہو گیا۔ اب حال یہ ہو گیا کہ بندہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف سن کر اتنا جذباتی نہیں ہوتا جتنا اپنی تنظیم کے خلاف سن کر ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں ہو سکتا ہے کئی لوگوں کو بری لگیں لیکن کبھی اس پر غور ضرور کریں۔ تنظیموں کا کام یہ نہیں تھا کہ وہ اہل سنت کے اندر گروہ بنا کر بٹوارا کرے لیکن ایسا ہوا اور اتنا تک ہوا کہ کپڑے الگ ہوئے، بول چال کا طریقہ الگ ہوا، کام کرنے کا طریقہ الگ ہوا، شہروں کو خاص کر کے پہچان بنائی جانے لگی اور سب سے بڑی بات کہ لوگوں کی عقیدت کو غلط راستہ دکھا کر ان کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا۔ دور حاضر کے ایک بہت بڑے محقق عالم دین سے یہ جملہ سنا کہ **"یہ تنظیمیں بنانا چودھویں صدی کی بدعت ہے"** پھر آگے انھوں نے بتایا کہ بزرگوں نے اس طرح کام نہیں کیا، وہ اہل سنت کے لیے کام کرتے تھے اور پھر یہ بھی کہ اگرچہ یہ بری بدعت نہیں کہ مطلقًا اسے مذموم قرار دیا جائے لیکن جو باتیں تنظیموں میں، ان کے نظام میں آ گئی ہیں وہ

ضرور مذمت کے قابل ہیں۔

سلاسل اور تنظیم

سلاسل ہوں، تنظیمیں ہوں، یا دوسرے مسائل ہوں کہ جن کی وجہ سے اہل سنت میں بٹوارے جیسی صورت بن رہی ہے تو سب مسائل ایک ہی موضوع کے تحت آتے ہیں اور ہم اسی موضوع پر کلام کر رہے ہیں۔ان سب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔سلاسل یعنی طریقت اور ایک سنی نے جس کو پیر بنایا تو اس کی اپنی ایک تنظیم بھی ہے جس سے جڑنا اس پر گویا فرض ہے تو یہاں واضح تعلق ہے پھر اگر تنظیم نہیں بھی ہے تو سلسلہ ہے ہی گروہ بندی کر کے بٹوارا کرنے کے لیے۔

ایک اہم وضاحت

خیال رہے کہ یہ باتیں عمومی طور پر کی جا رہی ہیں اور کسی ایک دو کو ٹارگٹ نہیں کیا گیا ہے لہذا اپنے من سے اسے ادھر ادھر چسپاں نہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیا جائے اور جو واقعی ایسا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تو پھر اس عموم کا اطلاق وہاں بھی ہو گا۔

حالات پیر صاحبان

پیر صاحبان کے حالات کا کیا کہنا،ان کی تو بات ہی نرالی ہے۔سلاسل کے نام

پر جو تقسیم ہوئی ہے اس میں ان کے کردار کی بھلا کیسے نفی کی جا سکتی ہے، یہ تو مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انھیں عوام کی اصل حالت کی خبر نہیں یا جان کر انجان بنتے ہیں پتا نہیں۔ عوام کو کس چیز کی ضرورت ہے، ان کے درمیان کن موضوعات پر بات کرنی ہے یہ سب باتیں ایک طرف، انھیں بس نعرے لگانے ہیں اور فروعی اختلافی مسائل پر لوگوں کو بھڑکانا ہے۔ اگر کسی سے ان کا اختلاف ہے تو اس انداز سے اس کا رد کرتے ہیں کہ مانو وہ اسلام سے ہی خارج ہو گیا۔ ہمارے علاقے میں ہی ایسا ہوا کہ عوام پہلے اچھی خاصی زندگی بسر کر رہی تھی لیکن ایک دو بار سالانہ جلسوں میں ایسے ہی پیر صاحبان کو دعوت دے دی گئی اور انھوں نے آکر ایسا بیان دیا کہ اتحاد چور چور ہو گیا۔ آپسی اختلافات سنیوں کے درمیان اتنے بڑھ گئے کہ ایک دوسرے کو اپنی مسجدوں سے بھگانے تک لگے ! یہ تقسیم آخر کیوں ہوئی؟ صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اس میں پیر صاحبان کا ہاتھ ہے ورنہ عوام اہل سنت تو متحد ہے۔

پیر صاحبان کے جذباتی بیانات

یہ پیر حضرات جلسوں میں جاتے ہیں اور ان کی آمد کا ایک مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ جس جلسے میں تین چار لاکھ کا خرچ ہونا ہوتا ہے تو ان کی تشریف آوری کے

نام پر وہ خرچ اور بڑھ جاتا ہے، اس کے بعد جب یہ جلسے کے اسٹیج پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو بیان کے نام پر نفرتیں پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ بھولی بھالی عوام نے لاکھوں روپے کیا صرف اسی لیے خرچ کیے تھے کہ آپ سنیوں کا ہی رد کریں؟ اور وہ بھی اس انداز میں کہ لوگ ترجیحات کو مکمل ترک کر کے انھی چیزوں میں لگ جائیں؟ ان پیر صاحبان کو ان باتوں کی بالکل فکر نہیں ہے، انھیں بس اپنے جذبات سے مطلب ہے۔ جو انھیں اچھا لگتا ہے وہ یہ کرتے ہیں، عوام کے لیے اچھا کیا ہے وہ انھیں سوچنے کی فرصت نہیں۔ جب تک پیر صاحبان ایسے بیانات کریں گے، ممکن ہی نہیں کہ اہل سنت میں اتحاد ہو جائے۔ عوام کے نزدیک پیر صاحبان کا وہ مرتبہ ہے کہ جو بات انھوں نے ارشاد فرما دی گویا وہ پتھر کی لکیر ہے اور اس کے مقابلے میں دنیا بھر کے علما بھی آجائیں تو انھیں فرق نہیں پڑتا۔ اب سوچیں کہ جب عوام اہل سنت کے دلوں میں پیر صاحبان کے کہنے پر کیا کیا ہو سکتا ہے۔ ایک پیر صاحب نے اگر ایک جلسے میں کسی سنی تنظیم کا رد کر دیا تو عوام اہل سنت کسی عالم کی بات نہیں سنتی، کوئی عالم انھیں بتانے کی کوشش کرے تو وہ فوراً کہتے ہیں کہ کیا تم پیر صاحب سے زیادہ جانتے ہو؟ ان ساری باتوں کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ان کے کچھ بولنے سے بہت فرق پڑتا ہے اور اتنا فرق پڑتا ہے کہ جو آگ یہ لگا

دیتے ہیں اسے بجھانا ایک عرصے تک کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ اب پھر ہم اپنے سوال کو دہرائیں کہ سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے تو جواب یہ بھی ہو گا کہ جب تک اس طرح بیان بازی ہوگی اور یہ کرنے والے خود پیر صاحبان ہوں گے تو ایک ہونا بہت مشکل ہے۔

اکابرین نے دین کا کام کیسے کیا؟

اکابرین اہل سنت نے اصلا کوئی تنظیم نہیں بنائی اور کچھ تنظیموں کی بنیاد رکھی بھی تو مروجہ تنظیموں سے وہ بالکل الگ تھی، وہاں ایسی تقسیم یا گروہ بندی والا معاملہ نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے دین کا کام زبردست انداز میں کیا اور ان میں انفرادیت تھی۔ ایسی انفرادیت کہ جو جامع تھی۔ آج کل جو اجتماعیت ہے اس میں وہ انفرادیت ہے کہ صف اہل سنت میں ہر ایک کو منفرد کرتی جارہی ہے۔

پھر اسی کی ضرورت ہے

آج بھی ضرورت ہے کہ اکابرین کا طریقہ اپنایا جائے۔ اگر ہم اس کے مطابق کام کریں گے تو اختلافات کی گنجائش بہت کم رہے گی اور جو اختلافات ہوں گے وہ بھی طریقے سے ہوں گے۔ وہ نفرتوں کا سبب نہیں بنیں گے۔ اگر بن بھی جاتے ہیں تو زیادہ دیر تک نہیں ٹکنے والے۔ اس کو مزید واضح کرنے کے لیے میں "ٹیم

عبد مصطفی آفیشل" کی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ یہ نام پہلی بار سن رہے ہیں تو عرض کر دوں کہ یہ راقم الحروف کی تنظیم ہے جو اصلاً تنظیم ہے ہی نہیں۔ جی ہاں، یہ مجازی طور پر ایک تنظیم ہے لیکن اصل میں یہ بس ایک کام کرنے والوں کی ٹیم ہے۔ ہم یہاں اس کی مثال سمجھانے کے لیے پیش کر رہے ہیں، اس کی تعریف کے لیے نہیں۔ بلا شبہ ایسی اور بھی تنظیمیں ہیں جنھیں بس تنظیم شناختی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ اب ہمارا طریقہ کیا ہے وہ دیکھیں اور فرق کو محسوس کریں۔ سب سے پہلے تو ہم اپنی تنظیم میں لوگوں کو شامل کرنے اور نکالنے کا کام نہیں کرتے یعنی یہاں ایسے اصولوں کی لمبی چوڑی فہرست نہیں ہے کہ ہماری تنظیم میں آنے کے لیے یہ، یہ اور یہ کرنا ہوگا اور اگر یہ، یہ اور یہ کیا تو ہم آپ کو تنظیم سے نکال دیں گے، ایسا کرنے والے آغاز میں ہی کام شروع کرنے سے پہلے گروہ بندی شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس معاملہ کچھ ایسا ہے کہ آنے والے کے لیے بستر حاضر اور جانے والے کے لیے راستہ...

تنظیموں کا معاملہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں کام کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کو انھی کے ساتھ کام کرنا ہوگا، آپ کسی دوسری تنظیم کے لیے کام نہیں کر سکتے اور اگر کیا تو فوری طور پر آپ کو تنظیم سے نکال دیا جائے گا۔ اب ہم کس طرح کام کرتے

ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں، ہمارے پاس کوئی بھی سنی آکر کام کر سکتا ہے، جتنا اور جب چاہے کر سکتا ہے۔ اس بات سے آپ اندازہ لگائیں کہ ہماری ٹیم میں جتنے لوگ کام کرنے والے ہیں سب کسی نہ کسی تنظیم کے ممبر ہیں اور تو اور کئی ایسے بھی ہیں کہ جو خود تنظیم، مدارس اور ادارے وغیرہ چلاتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ ہماری ٹیم کے ممبر ہیں، یہی تو اہل سنت کا وہ حسن ہے جس کی ہم بات کر رہے ہیں۔ ہم کبھی کسی کو پابند نہیں کرتے اور نہ کسی کی صلاحیتوں کو اپنی مرضی اور اصولوں تلے دباتے ہیں۔ فرق کو اگر اور تفصیل سے بیان کروں تو بہت ساری باتیں ہیں۔ ایک فرق یہ ہے کہ مروجہ تنظیموں میں کوشش یہ کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی تنظیم میں شامل کیا جائے لیکن ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ جہاں کام کر رہے ہیں، وہ وہیں کام کریں بلکہ ہماری بھی مدد لے لیں اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لیے لیکن ہماری تنظیم میں نہ آئیں۔ میرے گھر کچھ تنظیموں کے مبلغین آئے، سوشل میڈیا پر بھی کئی لوگوں سے رابطہ ہوا جنھوں نے کہا کہ آپ ہمیں اپنی تنظیم میں رکھ لیں، ہمارا جواب یہ ہوتا ہے کہ آپ کام کریں، جہاں کر رہے ہیں وہاں کریں، ہماری ٹیم کا ہر سنی ایک رکن ہے، آپ بھی اس ٹیم میں شامل ہیں، آپ ہمارے کاموں میں جس طرح چاہیں مدد کر سکتے ہیں، یہاں بھی دین کا کام ہو گا اور

آپ کہیں اور کریں گے تو بھی دین کا کام ہو گا، ہمارا اصل مقصد تو بس یہی ہے۔ ہم ایسا کیوں کریں کہ آپ کو اپنی تنظیم کے ساتھ خاص کر کے آپ کی اصل اڑان کے آڑے آجائیں ؟ یہ تو مناسب نہیں ہے کہ کسی کو ہم اپنے ساتھ کام کرنے کے نام پر ہی بٹھا کر رکھیں اور اس کا جتنا کام ہو وہ ہمارے ساتھ ہی ہو ورنہ نہ ہو۔ یہ بہت غور کرنے والی باتیں ہیں جو ہم بیان کر رہے ہیں۔ اہل سنت میں اتحاد کی کنجی ان باتوں میں ہے۔

اگر تنظیموں نے فقط اپنی اپنی چھوڑ کر ایسا طریقہ اختیار کر لیا تو سب ایک ہی جگہ دین کا کام کرتے نظر آئیں گے۔

اللہ تعالی ہمیں ہدایت پر قائم رکھے اور ہم سب کا خاتمہ اسی پر فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر(14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سنی کون ؟ وہابی کون ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبدمصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	ازقلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	ازقلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	ازقلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	ازقلم عرفان برکاتی

اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان بر کاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علماگہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی

سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے ؟

حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل

سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے ؟

عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر

ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ ورسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟

عبد مصطفی محمد صابر قادری

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)